صرف احباب جماعت کے لئے

خبرنامہ اکتوبر ۹۳ء

○ حضرت امیر ڈاکٹر سعید احمد خان صاحب

محترم حضرت امیر ڈاکٹر سعید احمد خان صاحب کی طبیعت بدستور کمزور چلی آ رہی ہے۔ لیکن اس کے باوجود آپ خدا کے خاص فضل و کرم سے صبح کی سیر اور امور انجمن میں رہنمائی' خط و کتابت اور احباب سے ملاقات فرماتے ہیں۔ احباب اپنی پرخلوص دعائیں محترم حضرت امیر کی درازی عمر اور صحت کاملہ کے لئے جاری رکھیں۔

○ مولوی عبدالرحمٰن صاحب کچھی انتقال کر گئے

کچھی (ہزارہ) سے یہ تکلیف دہ خبر موصول ہوئی ہے کہ ہمارے نہایت محترم بزرگ اور واعظ مولوی عبدالرحمٰن صاحب وفات پا گئے ہیں۔ مولوی صاحب مرحوم چند سال سے فالج سے صاحب فراش تھے۔ مولوی صاحب مرحوم قرآن مجید نہایت خوش الحانی سے پڑھتے تھے اور سالانہ دعائیہ کے موقع پر احباب جماعت ان کی قرات سے روحانی لذت اٹھاتے۔ خدا تعالیٰ مرحوم کو اپنی جوار رحمت میں جگہ دے۔

○ کرنل فیروز عالم کی اچانک وفات

۲۸ اکتوبر ۹۳ء کی رات کو حضرت امیر ایدہ اللہ کے سب سے چھوٹے داماد کرنل (ریٹائرڈ) فیروز عالم صاحب کو دل کا سخت دورہ پڑا۔ فوری طور پر ان کو ہسپتال لے جایا گیا لیکن وہ جانبر نہ ہو سکے اور اپنے مولائے حقیقی سے جا ملے۔ "ہم سب خدا کی طرف سے ہیں اور اسی کی طرف لوٹ کر جانا ہے"۔ کرنل صاحب مرحوم نہایت شریف النفس' دلیر اور باوفا شخص تھے جن کی زندگی کا شعار لوگوں کی خدمت اور پاسداری تھا۔

۷۴ء میں احمدیوں کے خلاف فسادات کے دوران جبکہ مشتعل ہجوم نے ایبٹ آباد کی جامع اور حضرت امیر کے گھر اور کلینک کو گھیرے میں لیا ہوا تھا اور کلینک آگ کی لپیٹ میں تھا اور ایسا لگ رہا تھا کہ حضرت امیر' ان کے اہل خانہ اور ان کے گھر میں پناہ لئے ہوئے افراد کے بچنے کی کوئی امید نہیں۔ اس خطرناک مرحلہ پر کرنل فیروز عالم رحمت کا فرشتہ بن کر آ گئے۔ انہوں نے اپنی جان کو خطرہ میں ڈال کر ان معصوم جانوں کو حفاظت کی۔ خود گولی سے زخمی ہو گئے لیکن حضرت امیر کے گھر میں پناہ لئے ہوئے لوگوں پر ذرا بھر آنچ نہ آنے دی۔

ان کی اچانک وفات سے ہم ایک نہایت مخلص بھائی سے محروم ہو گئے ہیں۔ خدا تعالیٰ مرحوم کو غریق رحمت کرے اور مرحوم کے اہل خانہ بالخصوص حضرت امیر ایدہ اللہ کو اس اچانک صدمہ کو برداشت کرنے کی توفیق عطا فرمائے اور ان کے پسماندگان کو صبر جمیل عطا فرمائے۔

○ محترمہ نسرین گل صاحبہ رحلت فرما گئیں

محترمہ نسرین گل محمد صاحبہ کچھ عرصہ سے جگر کی تکلیف میں مبتلا تھیں گزشتہ ماہ دو مرتبہ ان کو ہسپتال میں بھی داخل کروانا پڑا۔ لیکن علاج کے باوجود ان کی بیماری اور کمزوری بڑھتی گئی اور پھر ۲۷ اکتوبر ۹۳ء کو ہماری محترمہ اور پیاری بہن اپنے مولائے

www.aaiil.org

حقیقی سے جا ملیں۔ اسی دن شام ۴ بجے حضرت امیر ایدہ اللہ کی اقتدا میں دارالسلام میں ان کی نماز جنازہ پڑھی گئی اور دارالسلام کے احمدیہ قبرستان میں ان کو سپرد خاک کیا گیا۔

محترمہ نسرین گل صاحبہ ایک نہایت مخلص اور سلسلہ کے لئے بڑا جوش اور جذبہ رکھنے والی خاتون تھیں۔ ہر وقت نیکی اور بھلائی کے لئے کمربستہ رہتیں۔ نہایت شفیق، خلیق، دردمند اور مخیر خاتون تھیں۔ خدا مرحومہ پر اپنی رحمتیں نازل فرمائے اور ان کے پسماندگان کو صبر جمیل عطا فرمائے۔

○ حنیف محمد صاحب ٹرینیڈاڈ میں انتقال فرما گئے

محترم کلام آزاد محمد صاحب نے فری پورٹ ٹرینڈاڈ سے اطلاع دی ہے کہ ۶ اکتوبر کو ہمارے نہایت مخلص اور سرگرم احمدی بھائی محترم حنیف محمد صاحب انتقال فرما گئے۔ محترم حنیف صاحب کو عرصہ سے دل کا عارضہ تھا اور کینیڈا سے چند سال پیشتر بائی پاس کا اپریشن بھی کروا چکے تھے۔ لیکن گزشتہ ایک سال سے دل کی تکلیف پھر عود کر آئی تھی۔ حنیف صاحب مدت تک احمدیہ انجمن ٹرینیڈاڈ کے خزانچی رہے اور انجمن کے مالی وسائل کی نہایت ایمانداری اور فکرمندی سے حفاظت کی، مرحوم کو دینی علوم پڑھنے کا بے حد شوق تھا۔ احمدیہ انجمن ٹرینیڈاڈ کے قیام کے آغاز سے ہی اس کے سرگرم رکن رہے اور آخری دم تک اس کے استحکام اور ترقی کے لئے کوشاں رہے، مرحوم کی رفیقہ حیات محترمہ زرینہ محمد ٹرینیڈاڈ جماعت کی قابل فخر خاتون ہیں جو جماعت کی سرگرمیوں میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیتی ہیں۔ حنیف صاحب کی رحلت سے محترمہ زرینہ محمد صاحبہ ایک پیارے اور محترم ساتھی سے محروم ہو گئی ہیں جو ان کے لئے ناقابل تلافی صدمہ ہے۔ ہماری دعا ہے کہ خداوند تعالیٰ حنیف محمد صاحب کی مغفرت فرمائے اور محترمہ زرینہ محمد صاحبہ کو اور ان کے اعزاء و اقارب کو صبر جمیل عطا فرمائے۔

○ تنظیم خواتین، راولپنڈی کی تعزیتی قرار داد

تنظیم خواتین احمدیہ، راولپنڈی نے اپنے اجلاس منعقدہ ۳۰ ستمبر ۹۳ء میں بیگم صاحبہ حضرت امیر اور محترمہ بیگم ذکیہ شیخ کی وفات پر تعزیتی قرار داد منظور کی اور ان کی وفات حسرت آیات پر گہرے دکھ اور رنج کا اظہار کیا۔ اس موقع پر مرحومین کے لئے دعائے مغفرت مانگی گئی کہ خداوند قدوس ان عظیم اور قابل قدر خواتین کو جنت الفردوس میں جگہ دے۔ اجلاس میں حضرت امیر ایدہ اللہ کی صحت اور درازئی عمر کے لئے بالخصوص دعا مانگی گئی۔

--- ارسال کردہ بیگم نگین ملک، راولپنڈی

○ محترمہ ذکیہ شیخ صاحبہ مرحومہ ۔ از بیگم اختر نذیر صاحبہ

محترمہ ذکیہ شیخ صاحبہ حضرت مولانا محمد علی رحمتہ اللہ علیہ کی صاحبزادی تھیں۔ حضرت مولانا مرحوم نے ان کی تعلیم و تربیت پر خاص توجہ فرمائی تھی۔ یہی وجہ ہے کہ مرحومہ میں دین کا جذبہ کوٹ کوٹ کر بھرا ہوا تھا اور خدمت دین کا جب بھی موقع ملا انہوں نے نہایت لگن، اخلاص اور مستعدی سے شرکت کی۔ آپ جوانی میں ہی بیوہ ہو گئی تھیں۔ لیکن زندگی کی ذمہ داریوں کو تنہا نہایت پامردگی سے سرانجام دیں اور اپنی تینوں بیٹیوں کو حتی المقدور بہترین تعلیم و تربیت سے آراستہ کیا اور کبھی مشکل حالات کی وجہ سے کم ہمتی کا شکار نہ ہوئیں۔

مرحومہ مثبت انداز فکر کی مالک تھیں اور ہمیشہ نیکی اور بھلائی کے کاموں میں اپنے آپ کو مصروف رکھتیں۔ دین کی خدمت کا جذبہ تو انہیں اپنے قابل فخر والد حضرت مولانا محمد علی صاحب مرحوم و مغفور سے ورثہ میں ملا تھا اور انہوں نے دین کو دنیا پر مقدم رکھنے کے عہد کو زندگی کی آخری سانس تک خوب نبھایا۔

خواتین احمدیہ کی تنظیم تو گویا ان کی زندگی کا مشن تھا جتنا عرصہ کراچی میں رہیں خواتین کے ماہانہ اجلاس نہایت باقاعدگی سے ہوتے رہے۔ اس کے علاوہ مختلف سرگرمیوں کے ذریعہ خواتین میں دین کی خدمت کا جذبہ' ولولہ اور جوش پیدا کرنے کی کوشش کرتیں۔ جب لاہور تشریف لائیں تو تنظیم خواتین نے ان کو صدر منتخب کر لیا اور وہ تاحیات اس کی صدر رہیں۔

گذشتہ دس سالوں میں انہوں نے پاکستان کے تمام شہروں کی جماعتوں کا دورہ کیا پشاور' راولپنڈی' سیالکوٹ' بدو ملہی' اوکاڑہ' فیصل آباد اور ملتان میں تنظیم خواتین کو زیادہ فعال بنایا اور ان کی سرگرمیوں کو زیادہ موثر بنانے کے لئے ہر موقع پر ان کی رہنمائی فرمائی۔

آپ نہایت رحمدل' شفیق' نیک سیرت اور دوسروں کا حد درجہ خیال رکھنے والی خاتون تھیں۔ ان ہمہ جہت صفات رکھنے کی وجہ سے آپ اپنی ذات میں ایک انجمن تھیں۔ مرحومہ خواتین کو اپنی زندگی کے تجربات سے ہمت دلاتی رہتیں۔

مرحومہ نے ایک بااصول زندگی گذاری اور اسی لئے کسی قسم کی بے ضابطگی کو ناپسند کرتی تھیں۔ ہر کام نہایت سلیقہ اور منظم طریق پر کرتیں۔ مہمان نوازی ان کے نزدیک عبادت سے کم نہ تھی۔ اس لئے وہ دعائیہ اجلاس کے موقع پر بیرونی مہمانوں کی خاطر تواضع کی ذمہ داری کی ذاتی طور پر نگرانی کرتیں اور گیسٹ ہاؤس میں قیام اور انتظام کی جملہ ذمہ داری خود سنبھال لیتیں اور ان خاص ایام میں گیسٹ ہاؤس میں ہی قیام فرماتیں تاکہ مہمانوں کی خدمت میں کوئی کمی نہ رہ جائے۔

پاکستان کے علاوہ مرحومہ نے بیرون پاکستان جماعتوں کے دورے بھی کئے اور تمام بین الاقوامی احمدیہ کنونشن میں شریک ہوئیں اس سلسلہ میں انہیں ہالینڈ' سرینام' گیانا کی جماعتوں میں جانے کا موقع ملا۔ ہر جگہ انہوں نے خواتین میں ایک نیا ولولہ اور جوش پیدا کیا۔ مرکزی انجمن کی خواتین نے دستکاری کی نمائش کی جو شاندار روایت قائم کی ہے اس کو بیرونی جماعتوں میں رواج دینے کی غرض سے مرحومہ دستکاری کی چیزیں اپنے ساتھ لے جاتیں اور ہر جگہ ان کی نمائش کا اہتمام کرتیں۔ دستکاری کی ان چیزوں کی فروخت سے نہ صرف بیرونی جماعتوں کو آمد کا ایک ذریعہ مل گیا بلکہ اس کے ذریعہ مختلف ملکوں کی دستکاری کو متعارف کروانے کا موثر ذریعہ بھی بنا۔

۱۹۹۰ء میں برلین میں کنونشن منعقد ہوئی۔ اس دوران وہ بیمار تھیں لیکن اس کے باوجود انہوں نے کنونشن میں شرکت کی۔ دستکاری کی جو اشیاء اپنے ساتھ لے گئی تھیں انہیں فروخت کر کے جامع برلین کی مرمت کے لئے عطیہ دے دیا۔

ان کی بیماری دن بدن بڑھ رہی تھی۔ گذشتہ سالانہ دعائیہ کے موقع پر ان کی طبیعت کافی بگڑ گئی تھی اور ان کے لئے شرکت کرنا ممکن نہ تھا جس کا انہیں بے حد افسوس تھا۔ انہیں کینسر کے موذی مرض نے آگھیرا تھا۔ بالآخر آپ ۱۸ جولائی کو اس دار فانی سے کوچ کر گئیں۔ تنظیم خواتین کو ان کی وفات سے ناقابل تلافی نقصان پہنچا ہے اور جماعت ایک نہایت مخلص' سرگرم اور درد رکھنے والی خاتون سے محروم ہو گئی ہے۔ خدا تعالیٰ مرحومہ پر اپنی رحمتیں نازل فرمائے اور ہمیں توفیق دے کہ ہم بھی مرحومہ کی طرح خدمت دین کے لئے کمربستہ ہو جائیں۔

○ مذاہب عالم کانفرنس' شکاگو میں احمدیہ انجمن' امریکہ کی شرکت

مذاہب عالم کانفرنس' شکاگو کے زیر اہتمام ۲۸ اگست سے ۵ ستمبر ۹۳ء تک سیمینار' تقاریر اور کتب کی نمائش کا اہتمام کیا گیا تھا۔ اس کانفرنس کا پہلا اجلاس سو سال پیشتر ۱۸۹۳ء میں ہوا تھا۔ ایک لحاظ سے یہ مذاہب عالم کانفرنس کی صد سالہ تقریب تھی۔ اس کانفرنس میں تمام مذاہب کے نمائندوں نے شرکت کی اور مقصد یہ تھا کہ مختلف مذاہب کے ماننے والوں کے مابین اتحاد اور باہم رواداری کی فضاء پیدا کی جائے اور اقوام عالم کو درپیش روحانی اور سماجی مسائل پر سوچ و بچار کیا جائے۔

احمدیہ انجمن امریکہ نے اس کانفرنس میں بھرپور طریق پر شرکت کی' کتب کی نمائش میں انجمن نے ایک سٹال لیا ہوا تھا جس پر انجمن کی جملہ کتب کی نمائش کی گئی۔ اس موقع پر کتب پر ۵۰ % کی خصوصی رعایت بھی دی گئی تاکہ قران مجید کے تراجم اور دیگر کتب زیادہ سے زیادہ افراد تک پہنچیں اور اشاعت کے کام میں وسعت پیدا ہو سکے۔ اس بک سٹال کے ذریعہ پرافٹ آف اسلام' اسلام دی ریلیجن آف ہیومینیٹی اور دیگر کتابچے تقریباً" ۳۰۰۰ کی تعداد میں مفت تقسیم کئے گئے۔ دس روز تک محترم ڈاکٹر نعمان الٰہی صاحب' محترمہ ثمینہ ساہو خان صاحبہ اور ان کے فرزند فضیل ساہو خان اور محترم ڈاکٹر محمد احمد صاحب اس سٹال پر موجود رہے اور سٹال پر آنے والوں سے اسلام اور سلسلہ احمدیہ کے متعلق گفتگو بھی ہوتی رہی۔ باہم مذہبی رواداری اور افہام و تفہیم کے سلسلہ میں بانی سلسلہ احمدیہ کی تقریر "پیغام صلح" اور سکھ مت کے بانی بابا گرونانک کے متعلق کتاب "ست بچن" سے لوگوں کو روشناس کیا گیا' ثمینہ ساہو خان صاحبہ نے پبلشرز ویکلی کے ایڈیٹر سے تفصیلی گفتگو کی اور احمدیہ انجمن امریکہ کی سرگرمیوں سے انہیں آگاہ کیا گیا۔ محترم ایڈیٹر صاحب نے وعدہ کیا کہ وہ اپنے رسالہ کی آئندہ اشاعت میں انجمن کی سرگرمیوں کا ذکر کریں گے۔

امید ہے قرآن مجید کے چینی' روسی اور جرمن زبانوں میں تراجم اس سال کے آخر تک شائع ہو جائیں گے۔ کوشش کی جارہی ہے کہ قرآن مجید انگریزی ترجمۃ القرآن کا ڈیلکس ایڈیشن آئندہ سال شائع کیا جائے۔

○ دورہ پشاور کی مختصر رپورٹ

محترم میاں فضل احمد صاحب کی سرکردگی میں ایک وفد ۱۵ اکتوبر ۹۳ء کو پشاور کے دورے پر روانہ ہوا۔ اس دورہ کی تفصیلی رپورٹ محترم میاں صاحب نے ارسال کی ہے اس کا خلاصہ قارئین کے لئے ذیل میں پیش کیا جاتا ہے:

"آج مورخہ ۱۵ اکتوبر ۹۳ء صبح ۴۵ - ۸ بجے بذریعہ ہوائی جہاز لاہور سے روانہ ہوا اور ۱۰ بجے پشاور پہنچا۔ ہوائی اڈہ پر محترم کیپٹن عبدالواجد صاحب' محترم غلام باری صاحب' ڈاکٹر عبداللہ جان صاحب' محترم سردار علی خان صاحب' شوکت حمید صاحب اور شبان الاحمدیہ کے نوجوان موجود تھے۔ ہوائی اڈہ سے ہم ڈاکٹر عبداللہ جان صاحب کے گھر گئے۔ وہاں سے نماز جمعہ کے لئے جامع احمدیہ گئے۔ محترم شیخ شریف احمد صاحب نے نہایت عالمانہ اور اثر انگیز خطبہ دیا اور نماز پڑھائی۔ بعد میں ایک پرتکلف دعوت کا اہتمام تھا جس میں شبان نے میزبانی کا خوب حق ادا کیا۔ یہاں سے ہم شیخ محمدی گئے۔ جہاں جماعت کے مخلص احباب نے ہمارا پرتپاک استقبال کیا۔ محترم غلام علی صاحب ہمارے ساتھ تھے۔ جامع شیخ محمدی میں عصر کی باجماعت نماز ادا کی گئی۔ یہاں محترم بھائی صاحبزادہ محمد احمد صاحب سے ملاقات ہوئی۔ گو اب وہ رو بصحت ہیں لیکن کافی کمزوری ہے۔ حال ہی میں راولپنڈی میں ان کی تلی کا اپریشن ہوا ہے۔ خدا تعالیٰ ان کو جلد صحت کاملہ عطا فرمائے۔ یہاں سے روانگی سے پیشتر احباب نے نہایت شاندار چائے کا اہتمام کیا۔ نماز مغرب جماعت سفید ڈھیری کے ساتھ ادا کی گئی بعد ازاں محترم ڈاکٹر عبداللہ جان صاحب کے گھر پر نہایت پرتکلف دعوت تھی۔ کھانے کے آخر پر قہوہ کا بے حد لطف آیا۔

جماعت کے لوگوں سے مل کر بے حد خوشی ہوئی۔ احباب کے اخلاص' محبت اور جذبہ سے دل میں تقویت محسوس ہوئی اور دل چاہا کہ بار بار ایسے مخلص اور پیارے بھائیوں سے ملا جائے۔

کیپٹن عبدالواجد صاحب پشاور سے ہمارے ساتھ تھے گفتگو میں علمیت اور جوش جھلکتا ہے۔ آج کل ان کے دل کی تکلیف پھر عود کر آئی ہے۔ اس سلسلہ میں کئی سال پیشتر امریکہ سے بائی پاس کا اپریشن کروا کر آئے تھے اب علاج کے لئے دوبارہ امریکہ جانے والے ہیں۔ ہم سب کی دعا ہے کہ خدا تعالیٰ اس قیمتی وجود کو صحت کاملہ عطا فرمائے اور ہم ان کے علم اور جذبہ سے

مستفید ہوتے رہیں"۔

○ چوہدری فتح محمد عزیز صاحب کی آسٹریلیا سے واپسی

جماعت کے محترم و مقتدر رکن اور انجمن کے قانونی مشیر محترم چوہدری فتح محمد عزیز صاحب آسٹریلیا میں چار ماہ قیام کے بعد واپس آ گئے ہیں۔

○ انچارج لندن مشن کا دورہ ہالینڈ

محترم کرنل ریٹائرڈ محمود شوکت صاحب' انچارج لندن مشن نے اپنی بیگم صاحبہ کے ہمراہ ستمبر ۹۳ء میں ہالینڈ کی جماعتوں کا مختصر دورہ کیا۔ اس دورہ کی دعوت ہالینڈ سے آئے ہوئے دو گروپس نے دی تھی جو چند ماہ پیشتر لندن آئے تھے۔ اس دورہ کی مختصر رپورٹ جو محترم محمود شوکت صاحب نے ارسال کی ہے ذیل میں درج کی جا رہی ہے۔

"میں اور میری بیگم صاحبہ جمعرات ۱۶ ستمبر کو لندن ہیتھرو کے ہوائی اڈے سے ہالینڈ کے لئے روانہ ہوئے۔ تقریباً" ایک گھنٹے سے کم کا سفر تھا۔ ہالینڈ میں ایمسٹرڈم کے اڈے پر نور سردار صاحب' عبدالشکور حسینی صاحب اور امام مولانا عثمان محمود ہمیں لینے کے لئے تشریف لائے ہوئے تھے۔ بارش بہت زور کی ہو رہی تھی۔ نور سردار صاحب کی کار میں ہم عبدالشکور حسینی کے لڑکے سعید حسینی کے ہاں المیر کے شہر گئے۔ یہ جگہ ہوائی اڈے سے کوئی آدھ گھنٹے کی مسافت پر ہے۔ ہمارا ٹھہرنے کا بندوبست ان کے گھر پر تھا۔ شاہد عزیز اور بیگم رضیہ مدد علی صاحبہ بھی یہیں ٹھہرے ہوئے تھے۔

دوسرے دن جمعہ تھا۔ جمعہ کی نماز ڈین ہاگ کی جامع میں ادا کی جاتی ہے۔ المیر سے وہاں تک کوئی ایک گھنٹہ کا سفر ہے۔ ڈین ہاگ میں جماعت کی ایک اور جامع بھی ہے لیکن ہم نے نور سردار کے ہمراہ احمدیہ ٹرسٹ کے زیر اہتمام جامع میں نماز ادا کی۔ اس ٹرسٹ کے ذریعہ کتابوں کی تصنیف اور تراجم کا کام ہوتا ہے۔ یہ ایک رسالہ اقراء ڈچ زبان میں نکالتے ہیں۔ ابو سعید حسینی جماعت کے ایک قابل نوجوان ہیں بہت ہی محنت اور شوق سے کام کرتے ہیں۔ وہ رسالہ کے ایڈیٹر بھی ہیں۔ خالص مشنری جذبہ کے ساتھ دین کی خدمت میں لگے ہوئے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان کو صحت اور لمبی زندگی عطا فرمائے اور دین کی خدمت استقامت کے ساتھ کرتے رہیں۔ وہ ہر جمعہ کو دو گھنٹے کام سے چھٹی لے کر بچوں کی کلاس چلاتے ہیں جس میں اسلامیات اور عربی وغیرہ پڑھاتے ہیں۔ جمعہ کے روز میں نے خطبہ دیا۔ نماز پڑھائی اور شام کو ۲ بجے ڈین ہاگ سے ہمیں نور سردار صاحب یوٹریخت لے گئے۔ وہاں پر محترم مولانا بگو صاحب نے ہمیں چائے پر مدعو کیا ہوا تھا۔ پروفیسر کرامت صاحب بھی وہاں تشریف لائے تھے۔ وہ ہالینڈ کی جماعتوں کے صدر ہیں۔

ہفتہ کے دن ۱۸ تاریخ کو میری تقریر ڈین ہاگ کی جامع کے ہال میں ہوئی۔ تقریر پہلے اردو میں اور پھر انگریزی میں کی۔ نور سردار صاحب نے اس کا ڈچ میں ترجمہ کیا۔

چودہویں صدی کے امام اور مجدد وقت نے اشاعت دین کے اس اہم کام کی غرض سے اس جماعت کی داغ بیل ڈالی اور اس میں دین کے لئے ولولہ اور قربانی کا جذبہ پیدا کیا۔ ہم نے امام وقت سے دین کو دنیا پر مقدم رکھنے کا عہد کر رکھا ہے۔ اس لئے ہمیں چاہئے کہ ہم اس اہم ذمہ داری کو سرانجام دینے کے لئے اپنے آپ کو تیار کریں اور سب مل کر دین کی اشاعت کے کام کو آگے بڑھائیں اور اپنے عمل اور کردار سے اس کے عملی نمونے پیش کریں۔

میری تقریر کے بعد محترم نور سردار صاحب نے شکریہ ادا کیا اور مجھ سے استدعا کی کہ میں حضرت امیر کی خدمت میں ہالینڈ جماعت کے لئے دعا کی درخواست کروں"۔